اخبارات 21

رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERD NO A 783



لندن ڈائرکٹری

سالانہ شائع ہوتی ہے

پانچ زبانوں میں مقامی اور غیر ملکی کارخانوں اور تاجروں کا ذکر ہوتا ہے لندن اور انگلستان کے دیگر شہروں اور سلطنت انگلشیہ آئرلینڈ براعظم یورپ افریقہ امریکہ ایشیا آسٹریلیا وغیرہ کے مشہور حرفتی مرکزوں سے

کارخانوں اور سوداگروں

سے براہ راست خط و کتابت اور معاملہ کا بہترین ذریعہ ہے۔ نام و پتہ مع دیگر تفصیلات کے تین ہزار سے زائد تجارتی عنوانات کے ماتحت دیے گئے ہیں جن میں۔

باہر مال بھیجنے والے تاجر

جہاز پر جانے والے مال کی تفصیلی [illegible] اور بیرونجات کی بازاروں کی تشریح کے ساتھ

جہازوں کے راستے

مع بندرگاہوں اور روانگی جہاز کے متعلق دیگر تفصیلات کی تشریح کے موجود ہے جو کارخانے اپنے تعلقات وسیع کرنے چاہتے ہیں یا

ایجنسیوں کے خواہشمند

ہیں انکا نام و پتہ ایک انچ میں مناسب عنوان کے ماتحت صرف

ایک پونڈ دس شلنگ

میں درج کر دیا جائے گا۔ بڑے اشتہاروں کا نرخ ۸ پونڈ [illegible] سب جو صاحب اور اسے بحری تجارت سے دلچسپی رکھتے ہیں انکے لیے یہ ڈائرکٹری بہت ہی گرانقدر ہے اور اسکی ایک جلد صرف ۲ پونڈ نقد آرڈر کے ہمراہ وصول ہونے پر بذریعہ پارسل روانہ ہوگی۔

لندن ڈائرکٹری کمپنی لمیٹڈ ۲۵ ابچرچ لین لندن ای۔ سی ۴ انگلینڈ

نوجوانو

اولاد کے خواہشمند جن پر سستی کمزوری جریان۔ احتلام۔ نامردی۔ وغیرہ امراض کمر دل کی دھڑکن کے مرض ہوں۔ اگر آپ کو اشتہاری حکیموں نے لوٹ کھایا ہو۔ علاج کرتے کرتے آپ عاجز ہو گئے ہوں۔ تو ایسے آخری وقت میں ہم آپ کے لیے **رسالہ قوت باہ عظمتی** پیش کرتے ہیں جس میں مشرق و مغرب کے جدید و قدیم حکیموں، ویدوں، ڈاکٹروں وغیرہ کے اُن تمام معلومات، مشاہدات و تجربات کا نچوڑ دل بکمال طور پر جمع کیا گیا ہے جو عورت و مرد کی صحت سے تعلق رکھتی ہیں۔ ساتھ ہی قواعد صحت، **مسکرات، صحبت ملذذات**۔ امساک۔ اولاد نرینہ۔ تندرست اور خوبصورت بچے پیدا کرنے کی تدابیر، فلسفہ عشق۔ فلسفۂ ازدواج [illegible] مباشرت اور صحبت کے طریقوں وغیرہ وغیرہ کی اعلیٰ ترین تعلیم دی گئی ہے اور بعض [illegible] مفصل اور مکمل بیان اور ان کے رفع کرنے کے لیے صد ہا مجرب مجرب۔ بے خطا نسخے مع ترکیب الاستعمال۔ بے حد مفید جادو اثر مجربات شرح جو آجکل کے موجودہ اطبا کو پچاسوں روپیہ دینے پر بھی وہ اپنے اسرار کی نسخہ نہیں بتلاتے مصنف صاحب نے بعد کوشش اور صد ہا روپیہ خرچ کر کے ایسے نسخے حاصل کیے ہیں۔ بغرض رفاہ عام درج کیا گیا ہے۔ اب بھی اگر خدا کرے آپ دل کی حسرت کو نہ پورا کیجیے۔ جو صاحب کسی اس کتاب کے نسخوں کو غلط اور غیر مفید ثابت کرے اسکو یکصد روپیہ انعام دیا جائے گا۔ قیمت ۸ مرفی جلد علاوہ محصول۔

ملنے کا پتہ: منیجر عظمت بکڈپو لکھنؤ

ایک فلسفی

یعنی

مرحوم مولانا کرامت حسین صاحب جج ہائیکورٹ الہ آباد کی کارآمد خلاق مصنفات۔ یہ وہ نادر تصنیفات ہیں جنہوں نے اُردو زبان کو علمی بنا دیا ہے ملک کے ہر ایک بچے کو پڑھایئے اور کام کو آدمی بنایئے اگر خود پڑھیے تو زندگی کی قیمت بڑھایئے۔

افراد کا سب پیشہ ور کے مطالعہ کی چیز ہے۔ اُردو ۱۲ آنہ

الدین اور الکون جیمز کلارک نیز ہیب سائنس۔ اُردو ۱۲ آنہ

علم الاخلاق سنٹرل ہائی سکولوں کے کورس میں داخل تھی اُردو و مہر بھی [illegible] نصاب تعلیمی میں شامل تھی مجلد قیمت مع محصول ڈاک ... ۱۲ آنہ

امور عامہ۔ عربی۔ فلسفۂ عقل کا کا آئینہ ہے۔ ۸ آنہ

زیادہ خریداروں کو کمیشن دیا جائے گا

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شرطیہ علاج اور دوا مفت

افسوس ہے چھوٹے اشتہار بازوں کی وہ کثرت ہے کہ کوئی تمیز نہیں کر سکتا کہ واقعی کس کی دوا مفید اور کس کی غیر مفید ہے کوئی حلفیہ بیان لکھ کر یقین دلاتا ہے کوئی بصورت عدم فائدہ قیمت کے تحریری اقرار نامہ ہمراہ پارسل بھیجتا ہے۔ غرض ایک طوفان بپا رکھا ہے بجائے خود میرے پاس نہ کوئی خطاب ہے۔ محمد شاہی اور اجداد حکیم شاہی طب کے نسخے ہیں اور دنیا کی نظیری گولیوں کی بیل جیسے وہ بے لوث مقبول و غایات مشتہرین کے انسانی کلیجہ جلا دیتے ہیں۔ البتہ ہم نے اس طوفان بے تمیزی کو دیکھ کر ورثہ شرائط [illegible] کے گو بیچ کو ٹانک کا مشہور و معروف کیس شباب کی قیمت [illegible] خرید پیش ہیں جیب **شباب** برائے دفعیہ امراض جریان۔ جلق۔ سرعت۔ کثرت احتلام اور ضعف باہ وغیرہ وغیرہ فوراً شباب برائے ضعف علاج ہے فی الحال کچھ دنوں کے لیے فیصلہ کیا ہے کہ بالکل مفت تقسیم کر کے خریدار پیدا کیے جائیں کہ فی شہرت اور مفید ثابت ہو جانے پر یقینی اس عارضی نقصان کا بدل ہو جائے گا۔ جن حضرات کو شدید ہو اور امراض نے پریشان کر رکھا ہو۔ زندگی کو موت سے بدتر جانتے ہوں اور بچے درد۔ دل۔ معدہ وغیرہ میں شکایتیں پیدا ہو گئی ہوں۔ بیتابی میں ترقی ہو۔ مونا کے دورہ تنگ کے ثبات کو ہمیشہ اور زندگی بھر کے لیے تمیز و تمیز کرنا چاہتے ہوں وہ صرف ایک آخری مرتبہ ہمارا مجرب کیس شباب صرف ایک روپیہ باقیمت اشتہارات محصول ڈاک مصارف کے ہم خود ادا کریں گے۔ قیمت نیشن وغیرہ جلد پر فوراً مرحمت کریں تاکہ بالکل مفت طلب کریں۔ [illegible] اخبار یا رسالہ کا حوالہ دیں [illegible] اسی سلسلہ میں شباب کے ساتھ [illegible] مفت ہے جلد طلب فرمائیں ورنہ پھر دوبارہ جب قیمت پوری کی قیمت کا آرڈر پیش ہو گا روانہ ہوگا

ملنے کا پتہ: منیجر عین الشفا میڈیکل ہال لکھنؤ

قصہ ہے یا ظرافت کی جان

اُردو میں آج تک اس قصہ کا مثل نہیں ہے

چھپ گیا!

یہ ظرافت قصہ اودھ پنچ کے ساتھ مسلسل شائع ہوتا رہا ہے اس کے صفحات بطور فائل علیحدہ بھی مرتب کیے گئے ہیں ابتدا سے ۱۹۲۳ء تک جو حضرات اودھ پنچ کے خریدار ہیں اُنھوں نے مسلسل مطالعہ کر لیا ہوگا لیکن بہت سے ایسے اور شائقین خریداران اودھ پنچ قصہ کی ابتدا سے ناواقف ہوں گے یہ مرتب فائل آپ کے اشتیاق کو پورا کر سکتا ہے۔

قیمت علاوہ محصول ڈاک عہ

المشتہر: منیجر اخبار اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۱ نمبر ۱

مضامین غیر

مورخہ ۷ جنوری ۱۹۲۶ء

ساقی نامہ سال نو

آغاز ہوا ہے سال نو کا
ساقی ہم کو ہے مے کا ہوکا

دینا جام مے خوش رنگ
پورے سال رہے دل تنگ

پی کر کچھ تو طبیعت بہلے
شکر کریں ہم بے حد پہلے

نہیں شکایت کی گنجائش
چاہتے ہیں ہم صرف آسائش

بہت کٹی تھوڑی ہے باقی
ہاں پلوا دے آج تو ساقی

دُرد نہ دینا صاف پلا دے
حلق سے مے تا ناف پلا دے

پیٹ ہو اپنا مے کا مشکا
رنج و غم کا رہے نہ کھٹکا

رنگ طبیعت ہو کچھ اور
سال نو ہے اور ہو نو دور

اپنی بیتی کا ہے ذکر
دنیا کی بھی رہتی ہے فکر

گرم اور سرد جو ہم پر گزرا
ایسا ہوگا کم پر گزرا

ایک سے ایک ہوا پُر فتن
دُنیا بھر میں پڑ گیا رن

اپنی کرنی آئی آگے
شیطاں دیکھ کے جسکو بھاگے

اپنی اپنی مرضی ہے
جو شکوہ ہے وہ فرضی ہے

دیکھیے جس جا اک جھگڑا ہے
دھینگا دھینگی ہے بگڑا ہے

جس کو دیکھیے ترم خاں ہے
گرم ہر اک کا آتشداں ہے

آئے دن کا اک جھگڑا ہے
ہر اک بنتا تگڑا ہے

اک ہر بونگ مچا رکھی ہے
جیسی بنی ہر ایک کہی ہے

نفسی نفسی کی ہے پکار
کوئی نہیں ہے کسی کا یار

اپنے تھے بیگانے ہوئے
غیر ہیں جو تھے جانے ہوئے

بھائی کا دشمن ہے بھائی
اب ہے پربت جو تھی رائی

اپنا جو ہے بیگانہ ہے
حیف یہ کون زمانہ ہے

ہیں فرعون ہی مال دھنی
جان پہ مفلس کے ہے بنی

کیسے عذاب میں پھنس گئی جاں
خوں ریزی ہے دیں ایماں

سارے ملک میں پڑ گیا ڈاکا
نازل ہے یہ قہر خدا کا

دولتمند بھی ہے بے چین
دھڑکے میں کٹتے ہیں دن رین

ایک غریب ہے ننگا بھوکا
سینے میں جس کے لگا ہے لوکا

ہو گیا جینا جس کو وبال
جورو بچے ہیں جنجال

آمدنی کم ہے خرچ بڑا
ہر ایک طرف سے مارا پڑا

کوئی نہیں جو سنے فریاد
کس سے لے اب ظلم کی داد

دکھڑا کوئی کہاں تک روئے
کاٹے وہی جو کچھ بوئے

اپنے ہی ہیں سب اعمال
انھی کا سارا بچھا ہے جال

مارو عقل کے ناخن لو
کیا ہوتا ہے سمجھو تو

اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی؟
خوب یہ کھیل ہے واہ کھلاڑی

گھر کرتے ہو ستیاناس
نہیں ہے دل میں کچھ وسواس

پڑے سمجھ پہ پتھر ہیں
نہیں سمجھتے اب تک ہیں!

پڑھے لکھے ہی جاہل ہیں
اسی سے سارے کاہل ہیں

اپنا اپنا کام کرو
سب اس طور آرام کرو

ہندو مسلم اور عیسائی
آدم کی اولاد ہو بھائی

سب تو عقل سے مل کر کام
سوچو اپنا کچھ انجام

ستم غضب کا ڈھاتے ہو
تم غصہ ہی کھاتے ہو

جو کوئی بوئے بیر ببول
کیسے ملیں گے اسکو پھول

اسکے لیے تو کانٹے ہیں
قدرت ہی کے بانٹے ہیں

جو بوئے گا رنگیں پھول
وہی پائے گا ہے یہ اصول

ساری دنیا سے ناتا توڑا
بری طرح یہ کھیت ہے گوڑا

پہلے اپنا پھر بیگانہ
شمع ہے اول پھر پروانہ

شمع وطن کی کر روشن
اس پہ تو پروانہ بن

لیگ کمیٹی سب کو توڑو
ٹوٹے ہوئے سب رشتے جوڑو

اپنی ڈفلی اپنا راگ
اس پر مل کر ڈالو آگ

ایک راگ ملکی ہی گاؤ
اپنے عمل سے خود شرماؤ

عقل سلیم خدا دے تم کو
راہ راست بتادے تم کو

ہم سے سب تفریق ہو دور
شیشۂ بغض ہو چورا چور

ہاں جو کام ہو بہر وطن
گلشن میں ہو سرو و سمن

تمہیں کبھی نہ آنے پائے
جائے جہاں اُسکے من بھائے

ہم ہوں اور ہو اپنا مسکن
ہم ہوں اور ہو اپنا گلشن

خار محبت کی ہو خلش
ابر کرم کی ہو بارش

سدا بہار رہے یہ گلشن
سبزہ زار رہے یہ گلشن

دُنیا میں ہو امن اور چین
گھٹے نہ کوئی غم سے بین

ہنسی خوشی ہوں شاد رہیں
جہاں رہیں آباد رہیں

بیر نفاق کی جڑ کٹ جائے
پھوٹ کا میوہ کوئی نہ کھائے

اپنا ملک اور اپنا راج
دے نہ کسی کو کوئی خراج

چھوٹے بڑے میں اُلفت ہو
کبھی نہ کوئی کلفت ہو

کارکنوں، دولتمندوں میں
مالک اور اس کے بندوں میں

یکساں حسن سلوک رہے
گہری رہے اور کوک رہے

کمانے کو بھر پیٹ ملے　　سونے کو لیٹ ملے
چندا ۔۔ پرچہ
۔۔ م

انقلابِ النسب باللقب

ایک امیر اپنے مکلف کمرے میں آرام کرسی پر بیٹھا ہوا اخبار دیکھ رہا تھا۔ اسکا ملازم گلشیر خاں دست بستہ پیچھے کھڑا تھا۔

پوسٹ مین آیا اُس نے آواز دی خانصاحب کا خط لے جاؤ۔

گلشیر خاں اپنا خط سمجھ کر باہر گیا اور لفافہ آقا کے ہاتھ میں دے کے عرض پیرا ہوا۔

حضور یہ میرا خط آیا ہے ذرا پڑھ دیجئے۔

امیر نے لفافہ ہاتھ میں لے کر غور سے دیکھا اور جھنجلا کے بول اُٹھا اوندیم یہ تمہارا خط نہیں ہے میرا ہے یہ کہتے ہی رکتے لفافہ پھاڑا اور خط پڑھا

خاں صاحب۔ آج کلکٹر صاحب بہادر کی ٹی پارٹی ہے آپ تشریف لا کر مشکور فرمائیں

جوانمردی کا بکس

اسمیں اگرچہ رنگین شیشوں کے وسلاخوں کے مانند یہ کرامات نہیں ہوکہ آپ سے ہاتھی اور شیر کے بچھاڑ نے اور سوڈا کو رد کرنے کی گپ پوری کرا سکے لیکن آپ کی تمام شکایات اس سے ضرور دور ہو جائیں گی۔ اسمیں وہ طاقت کی گولیاں ایک شیشی طلاء اور ایک اشتہار شامل ہے جس کے ذریعہ ایک عجیب ڈھنگ سے مردمی کا علاج ہوتا ہے۔ کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ بک ملنے کے استعمال میں پان پرہیز یا زحمت کا بھی کھٹکا نہیں ہے لیکن یہ بکس اس ہی کو ملتا ہے جو ایک ماہ صحبت سے پرہیز اختیار کرنے کا پابند ہو۔ ہر شخص ہو ایسا نہیں کہ سکتا ۔۔۔ کی نوکری میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ۔۔ کے ساتھ آرڈر کریں مکمل بکس پانچ روپیہ۔ پیشگی قیمت بھیجنے سے ۔۔ خرچہ معاف۔ فقیروں سے صدر روپیہ پیشگی۔

حوالہ اخبار ہمدرد دہلی

پتہ ۔۔۔۔

رسائن گھر شاہ جہاں پور

سکریٹری کلب

پڑھنے کے بعد ملازم سے پوچھا: تم کس طرح سمجھے کہ یہ تمہارا لفافہ ہے؟

گلشیر خاں: ڈاکیے نے کہا تھا کہ خانصاحب کا خط لے جاؤ آپ کے گھر میں صرف میں ہی خاں صاحب ہوں۔ آپ کا تو گھر بھر سید ہے۔

خاں صاحب: کیا تم کو نہیں معلوم کہ میں خانصاحب ہو گیا ہوں۔

گلشیر خاں: یہ کب سے؟

خاں صاحب: ایک ہفتہ سے۔

گلشیر: ہماری برادری کو تو خبر بھی نہیں ہوئی۔

خانصاحب: عجیب۔ تمہاری برادری سے ہمیں کیا مطلب۔

گلشیر خاں: یہ تو ناممکن ہے سید خاں صاحب ہو ہی نہیں سکتا۔ پارسال تک تو آپ سید صاحب تھے اب اس سال آپ خاں صاحب بن گئے۔ آئندہ سال مرزا صاحب ہو جائیے گا صورت اور سیرت تو بدل جاتی ہے۔ قومیت نہیں بدل سکتی بھلا یہ کس طرح ممکن ہے کہ میں قوم کا پٹھان ہوں اور سید ہو جاؤں۔ اگر آپ سید سے خاں صاحب بن گئے ہیں تو مجھے خاں صاحب سے سید صاحب بنا دیجئے۔

خانصاحب: واہ! کوئی کسی کے بنانے سے سید بن سکتا ہے؟

گلشیر خاں: آپ پٹھان بنے کہ نہیں؟

خانصاحب: مجھکو تو گورنمنٹ نے بنایا ہے۔

گلشیر خاں: تو مجھے بھی اُسی کارخانے میں بھیج کے سید بنوا دیجیے۔ آپکے خانصاحب بننے سے ہندوستان میں ایک سید کم ہو جاتا ہے اگر میں سید ہو جاؤں گا تو بیلنس برابر ہو جائے گا۔

خانصاحب: تو ہرگز سید نہیں ہو سکتا۔ تیرے باپ دادا پٹھان تھے۔

گلشیر خاں: اور آپ کے؟



"ابن سعود کی سواری"
بری بری وعت وحت

قصور کی مشہور عالم خوشبودار میتھی

دیگر تمام سبزیوں کی نسبت خواہ کسی طریق سے سالن بنایا جائے اعلی درجہ کی لذیذ ہوتی ہے جبکو ہندوستان کے والیان ریاست اور دیگر رؤسا بکثرت منگواتے ہیں اگر ابھی تک آپ کے دسترخوان پر نہیں رکھی گئی ہے تو ایکبار تحفۃً منگا کر ضرور ملاحظہ فرمائیے۔

قیمت مع محصولڈاک وغیرہ فی سیر ۔۔۔۔۔۔ عہ

شیخ محمد بخش حبیب اللہ قصور (پنجاب)

حب مقوی باہ

حرارت غریزی بڑھانے مردہ جسم میں نئی روح پھونکنے گئی گزری باہ کو واپس لانے۔ بڈھوں کو جوان بنانے والی بے مثل گولیاں۔

قیمت ایک درجن اکیرو پیہ عہ

ناظم مطب جناب حکیم محمود علیخانصاحب ماہر
مینجر مطب آگرہ والے محلہ فراشخانہ دہلی

خانصاحب: "چودہ پشت سے سادات ہیں۔"

گلشیر خاں۔ (منہ بنا کے) ہاں! چودہ پشت والے سید تو خانصاحب ہو جائیں اور میں پشتینی پٹھان سید نہیں ہو سکتا۔ میں کبھی نہ مانوں گا آپ نے اپنی شدھی کرائی ہے تو میری بھی شدھی کرا دیجیے۔

خانصاحب: "ارے! یہ شدھی سے نہیں ہو سکتا"

گلشیر خاں: "کیوں نہیں ہو سکتا۔ چار بھنگی تو شدھی کرکے جنیو پہننے لگے اور اچھوت سے پوتر بن گئے ہیں جب آپ کی شادی ہوئی تو میری کیوں نہیں ہو سکتی۔ میں بھی آخر آدمی ہوں۔ میرے مالک۔ میرے آقا۔ مجھے سید بنوا دو امام علیہ السلام کی اولاد میں ہو جاؤں گا"

خانصاحب۔ تم پٹھان جنم کے۔ بھلا کیونکر سید ہو سکتے ہو۔ گدھا کہیں زین رکھنے سے گھوڑا ہوا ہے!

گلشیر خاں: "تو گھوڑا گدھا بھی نہیں ہو سکتا۔ آپ جنم کے سید پٹھان نہیں ہو سکتے"

خانصاحب: "ارے! تو کی قوم نا خستہ میں پٹھان نہیں ہوا خانصاحب ہو گیا۔ ذات میری سید ہے اور خانصاحب میرا خطاب ہے۔"

گلشیر خاں۔ اگر یوں ملاکر ادن ہوں۔ ایک آدمی کے جس طرح دو باپ نہیں ہو سکتے اسی طرح دو ذاتیں نہیں ہو سکتیں"

خانصاحب: "تو ابھی سمجھا نہیں۔ میری ذات تو سید ہی ہے اور رہے گی مگر یہ خطاب خانصاحب کا جو مجھکو ملا ہے خطاب رہے گا"

گلشیر خاں: "تو مجھے سید صاحب کا خطاب دلوا دیجیے۔ میری ذات پٹھان رہے گی اور میرا لقب سید صاحب ہو جائے گا۔ آقا خانصاحب جب ہو گئے تو ملازم کو سید صاحب ہو جانا چاہیے"

خانصاحب: "تم کو خطاب کیونکر مل سکتا ہے تم ادنیٰ ملازم! نہ کوئی کام کیا نہ کاج کیا"

گلشیر خاں: "جنھوں نے آپ کو خطاب دیا ہے اُن کے نزدیک تو آپ بھی ادنیٰ درجہ کے ہیں۔ جیسے ہم آپ کے نزدیک۔ انھوں نے آپ کو خطاب دیا ہے آپ مجھے خطاب دے دیجیے۔ آپ کے طفیل میں سید ہو جاؤں۔ میں نے بھی آپ کا بڑا کام کیا ہے۔ دن رات غلامی کرتا ہوں"

خانصاحب۔ ایسے کام سے خطاب نہیں ملا کرتا"

گلشیر خاں۔ تو آپ نے کونسی توپ چلائی ہے۔ کونسی گڑھی فتح کی ہے۔ آپ نے حاکموں کی خوشامد کی میں نے آپ کی جوتیاں اٹھائیں۔ آپ نے ان کو سلام کیا میں نے آپ کو فرشی سلام کیے۔ آپ ایک مرتبہ بنگلہ پر گئے میں نے چوبیس گھنٹہ برابر آپ کے مکان کا پہرہ دیا۔ آپ لڑائی پر گئے نہ میں گیا"

خانصاحب: "ارے عقل کے اندھے۔ ان کاموں سے کہیں خطاب ملا کرتا ہے"

گلشیر خاں: "پھر جو آپ بتائیے وہ کروں۔ مطلب تو یہ ہے کہ اللہ اور رسول کی فہرست میں نام لکھ جائے"

خانصاحب: "تو پہلے میری سی لیاقت پیدا کر۔ دیکھ میں کیسا دنادن انگریزی بولتا ہوں"

گلشیر خاں: "میں بھی چیخ لیتا ہوں قینچی کی طرح میری زبان بھی چلتی ہے آپ کی تو بولنے میں سانس پھولنے لگتی ہے اور میری سانس انجن کی طرح دھکا دھک چلا کرتی ہے"

خانصاحب: "ارے احمق گاؤدی۔ ایسے بولنے سے کیا ہوتا ہے یہ بڑی ٹیڑھی کھیر ہے۔ علم اور لیاقت کی ضرورت ہے جب تو خانصاحب کے خطاب سمجھنے کی اہلیت بھی نہیں رکھتا تو بھلا تو معاملات دنیا کیونکر سمجھے گا۔ خانصاحب شدن آسان نیست۔ بہت پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں جب کہیں آدمی سے خانصاحب بننے کی نوبت آتی ہے"

گلشیر خاں: "مالک میں ہوں اجڈ پٹھان۔ الف کے نام لٹھا نہیں جانتا۔ مگر شیر سے لڑ سکتا ہوں اور آپ نام کے خانصاحب تو ہیں مگر لومڑی کو دیکھ کر بنگلے میں چھپ جائیں گے۔ جب آپ میں اتنی جرأت نہیں شجاعت نہیں تو خانصاحب بن کر ناحق مونچھ ڈبوئی ہے۔"

خانصاحب: "تم نہیں جانتے ہماری گورنمنٹ جب کسی سے خوش ہوتی ہے تو خوشنودی میں خطاب مرحمت فرماتی ہے۔ مسلمان کسی ذات کا ہو اسکو خاں بہادر اور خاں صاحب کا خطاب دیتی ہے۔ ہندو کسی ذات و قوم کا ہو اسکو رائے بہادر اور رائے صاحب کا لقب دیتی ہے۔ اس سے حکام اور پبلک میں عزت بڑھ جاتی ہے۔ لاٹ صاحب کے دربار میں رسائی ہو جاتی ہے۔ ڈنر اور پارٹی میں شریک کیے جاتے ہیں لفافہ کا خط آیا تھا میں نے کہو کیوں کلب کی چٹھی ہے جسکو تم اپنا خط سمجھے۔ اسمیں ٹی پارٹی کی دعوت ہے۔ ہم کو بحیثیت خانصاحب بلایا ہے۔ تجھ کو اول تو ہم خطاب نہیں دے سکتے اور اگر سید صاحب کہنے بھی لگیں تو فائدہ کیا۔ خواہ مخواہ لوگ سمجھینگے کہ بھک منگا ہے"

گلشیر خاں۔ بیشک بجا اور درست ہے۔ یہ خانصاحبی آپ کو مبارک رہے اللہ خاں بہادر بنا دے ہم غریب پٹھان ہی اچھا۔ یہ کہکر خوشی کے مارے اپنے مالک خانصاحب کے سامنے بغلیں بجا بجا کر یوں گانے لگا۔

تم خان بہادر مالک

تم صاحب لکچر مالک — تم شہر کے لیڈر مالک
تم اعلیٰ افسر مالک — تم مولوی مسٹر مالک

تم خان بہادر مالک

تم ہشو ہوشمند مالک — تم پورے نیادر مالک
تم تیز مچھندر مالک — تم لال قلندر مالک

تم خان بہادر مالک

تم دوڑ کے بنگلے جاؤ — تم ڈنر لنچ سب کھاؤ
تم کلب میں ناچ دکھاؤ — تم شیخی سے اتراؤ

تم خان بہادر مالک

تم صورت اپنی دیکھو — تم سیرت اپنی دیکھو
تم شہرت اپنی دیکھو — تم عزت اپنی دیکھو

تم خان بہادر مالک

تم سید زادے کیسے — ہو شاید ایسے ویسے
صاحب کی ٹٹیل کے بیٹے — ہو تم ہو ساہی جیسے

تم خان بہادر مالک

اب خان بنے مرزائی — ہیں جیسے خلیفہ نائی

کیا اچھی ناک کٹائی — شرم اور لاج نہ آئی
تم خان بہادر مالک
تم شان و شوکت والے — تم کبر و رعونت والے
چمکار اور دولت والے — صاحب کے جوتوں کے متوالے
تم خان بہادر مالک
تم کھاؤ مرغی انڈا — تم مارو سب کو ڈنڈا
گاڑو رچھپائی کا جھنڈا — تم ہاتھو [illegible]
تم خان بہادر مالک
تم گھوڑا اور تم رکھو — تم گوری میڈم رکھو
تم نیزہ اور تم رکھو — تم نوکر بو دم رکھو
تم خان بہادر مالک
المست شرابی آیا — تم بجا کر ڈنڈا لایا
سب ہیپ ہرا گایا — یہ نغمہ خوب سنایا
تم خان بہادر مالک

طرز جدید زبردست حضرت المست شاہ پیر کی

سالِ نو

حضرت سلامت۔ سنہ ۲۰ء آگیا لیکن امرناتی کا منھ دیکھنا نصیب نہ ہوا۔ ہر چیز گراں ہر شے مہنگی سالِ نو کا مضمون بھی بہت مہنگا پڑا۔ دو سال بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اسکی یہی وجہ تھی کہ جس قصبہ جس قریہ جس دیہ میں امرناتی سنی پہونچا لیکن پھر بھی پیٹ نہ بھرا۔ دماغ کھوکھلا ہو گیا۔ الور۔ دہلی۔ دیہرہ دون۔ منصوری۔ سورت۔ ڈومس۔ بمبئی۔ آگرہ۔ اجمیر۔ سب جگہ گھوما مگر حضرت قحط کو ہر جگہ موجود پایا۔ اس دوسال کی دوادوش بھی قحط کے اثر سے کوئی مقوی دماغ نسخہ تیار نہ کر سکی۔ جو کمایا وہ پیٹ کے نذر کیا۔ دماغ محروم رہا۔ ۲ خردبار اودھ پنچ سے کب تک غائب رہتا۔ دونوں ہاتھوں سے دماغ تھام کر جو اہم واقعات ۲۵ء کے یاد آئے لکھے اور خوانِ قرطاس میں جمع کرکے سالِ نو کی ڈالی بھیجدی۔ اگرچہ واقعات رنج دہ ہیں تو دماغی قصور ہے نشتر مجبور ہے۔

یہ شکستہ [illegible] دنیا میں اچھا میہماں تیرا
جو کچھ اس سنہ میں گزرا کھیل تھا آسماں تیرا

فرانس و شام میں جنگ جدل کی تو نے طرفانی
دمشقی گردنیں ہیں اور خنجر خونچکاں تیرا
مجاہد و نجد میں بھی کوئی کر گزرنے پہ [illegible]
ہوا ہے طرح ۲۵ء میں خنجر بدماں تیرا
پریسیڈنٹ امریکا و جبرسن کے مرے دونوں
حکومت جسکی اب ہے وہ ہے دل سے مدح خواں تیرا
پروپگنڈا جمہوری کا ایسا کر دیا جاری
کہ ترک ایران و یونان ہر سو جہاں گرویدہ تیرا
یتیم افسوس تو نے کر دیا شاہِ معظم کو
بچانا اگر لی تھی کیا کام ایسا شاہ کی ماں تیرا
سوا پاپا تو نے کرزن کو بچایا ہند کو جس نے
یہ شکوہ کر رہا ہے ملک ہندوستاں تیرا
مہنیں رخصت ہوئی جب جل لیا کشمیر کا راجا
کھلا کرتا ہے ہر اک برگ گلشت زعفراں تیرا
رئیس سیندھیا کی جان لی پیرس میں پہونچکر
وہ پیرس کا نہ تھا مہمان وہ تھا میہماں تیرا
رئیس اور کا کیوں ایسا ستم ڈھانا رعیت پر
نو وہا میں کس کا ہاتھ تھا اے آسماں تیرا
پڑھے اندور والے منت میں پھانسی کے تختہ پر
ہوا تھا باد سے پرے فلک ظلم نہاں تیرا
کہاں ہیں دو اسو جینسڑی جو تھے تیرے عشق تھے
کوئی باقی نہیں اے ہند ایسا پاسباں تیرا
رہا نشتر پریشاں سال بھر تیری جفاؤں سے
یہ ہے اعمالنامہ دیکھ قسم سے آسماں تیرا

راقم
ن۔ ش۔ مجالاوادی

تفکرِ سرشار

حلاوت آئیں شامل تھی تبسم ہائے نہاں کی
خبر لو کھیو تم دل کے اجزائے پریشاں کی
جو بس چلتا تو ہنگیں توڑ کے جاں بخشی کر کرتا
نہ منزل ختم ہوتی تو سن عمر گریزاں کی
تمہاری ٹھوکروں میں تو ہے اعجاز مسیحائی
قضا کے ڈر سے تیاں بھٹکی بیمار ہجراں کی
نکیر آئیں گے جب ہم تو شکایات دفن ہیں
کروں گا تعزیر ایک مجرم قبرستاں کی
مثل مشہور ہے کہ آدم [illegible] نہ بچ سکے گا
کسی دن [illegible] کہیں [illegible] کی
کھینچا تو کلیجا منہ تک [illegible] بھی لٹ آئیں
سنی ہے جب حکایت آتش شعلہ ہجراں کی
جل اٹھیں جھلنے کی طرح سب انگلیاں آخر
دیکھو نا تمہیں [illegible] سوز ہجراں کی
نہیں معلوم کس منحوس طائر کا قدم آیا
نہ وہ رونق نہ شادابی رہی باقی ہے گلستاں کی
سناتے خود بخود گفتن نہ [illegible] مرد عاقل را
یہ ایسی بات ہے جو قدر کھو دیتی ہے انساں کی
رہائی قید سے جو تم ہوئی سرشار بیکس کو
جدائی شاق گزری ہے در و دیوار زنداں کی

ترشحات

[illegible] آزردہ [illegible] بہادر
مردم کرنے کے پردہ میں بندہ زادہ ہیں
تنخواہ خوش جیتے ہیں وہ آپ سادہ ہیں

کلفت ہم نہیں ہیں سمجھا دیں جو شیخ جی یاں
اسٹیج میں جو تم نے کہا اسکو پی گئے

ملک کی کیوں پڑی ہے تم کو فکر — پہلے حالت سنبھال لو گھر کی
ابھی غفلت کے ابر چھا رہے ہیں — خواہ ایران ہو کہ ہو ٹرکی
چڑھ کے منبر پہ بیٹھ جاتے ہیں — کیا اڑاتے ہیں بات ہر گھر کی
مرنے پر بھی ہماری خواہش ہے — ہیچ بنتی تو سنگ مرمر کی
پاؤں ہم صاحب کے چومیں گے — ہم کو عزت ملے اگر سر کی

میں سمجھتا ہوں کہ سر تن بھی ہوا میرا رقیب
دار دے تیغ جو پینے کو وہ دلکش دیا
جب کیا درد دل زار کا میں نے شکوہ
بخیہ گر زخم جگر کے لیے نشتر دیا



۱۹۲۶ء کا نیا رستم ہند

معطل حرکت: "کیوں جی! اب بھی مطالبات منظور نہ ہونگے۔؟ ہل من مبارز۔"

"جن سے کچھ ہو نہیں سکتا وہ دعا کرتے ہیں۔"

برباد کر دیا ہے اپنا جو خود پرستی نے
یہ وجہ ہے کہ عظمت جاتی رہی ہے دل سے
پیسو گے تم جہاں تک عزت بڑھے گی میری
قیمت میں تیل بڑھ کر ہوتا ہے خشک تل سے

فکر ہے یہ کہ راج ہو کیسا ۔ دور ہو یاں سے جھوٹ کر کیسا

مہیجات شوق بلگرامی

(از سید وصی شوق بلگرامی، کوٹہ ضلع آرہ)

دیکھئے کس کل بیٹھتا ہے دیکھیے سوراج کا
ہے تفکر آجکل یہ ابتری ایام کو

اس ملک کے باشندوں نے چھوڑی نہیں گوئی
گاندھی نے مگر باندھ لی ہے کھدر کی لنگوٹی

بات گاندھی کی نہ ذرا بھی چل سکی اس دیس میں
پیچھے آخر رہ گئے وہ اس سیاسی ریس میں

ہے منع قورمہ سے تو نفرت پلاؤ سے
لیکن وہ کہتے کیک کو ہیں فائدے کی چیز
تہذیب مغربی کا ہے اللہ رے اثر
رقص فرنگ شیخ کو از حد ہوا عزیز

کپڑے کہاں سے دیسی ملیں سوت ہی نہیں
قوت کہاں سے آئے کہ اب قوت ہی نہیں

اہل فرنگ سے بہ ادب ہوں میں ملتمس
آئندہ سے نہ قبضہ کرے مجھ پہ کوئی مس
پہلے تو ان کی عشوہ گری سے ہوا اسیر
اٹھی جو پھر نقاب تو مس بن گئی وہ حور

ہر شخص خانہ جنگی پہ آمادہ ہے یہاں
بے قاعدہ جھلملی سے کیا ہوم رول ہو

تحفہ ہائے سال نو

مُرقّع ۔ لکھنؤ سے جناب سید مقبول حسین صاحب وصل بلگرامی نے ایک ماہوار رسالہ شائع کیا ہے سرورق پر علامہ سر اقبال کا ایک شعر ہے ؎

ما تو پیدا از نوائی نا کشیدیم ورنہ
عشق کارے ہست کہ بے آہ و فغاں نیز کنند

اگر علت و معلول کے سلسلہ میں نتائج کا ظہور بھی کوئی قدرتی بات ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اودھ کے معشوق کو جگانا عاشق کی ہلاکت ہے۔ بیسیوں پنکھا قلی گرمی کی فصل میں صاحب بہادروں کی ٹھوکروں سے تلی پھڑوا کے نذر اجل ہو چکے۔ نیند میں ہو جو سے خلل پڑا تھا کہ بیچارہ قلی پنکھا جھلتے جھلتے جھونک میں آگیا۔ ہوا کا رکنا اور دم کا بند ہونا ایک ہی بات ہے ادھر پنکھے کی جھالر رکی ادھر بیچاروں کی حرکت زبردستی روک دی گئی۔ آپ جانیے معشوق کوئی صاحب بہادر سے مرتبہ میں کم نہیں ہوتے۔ آہوں کی گرم ہوا اور نالہ و فغاں کا شور ہے شکایت وہ۔ کچی نیند میں آنکھ کھلنے کا خیال دو خدا کرے مرقع کو نہ جگنا پڑے۔ اب وصل کی شب چھیڑ چھاڑ کرنے سے نیند کا ماتا معشوق انگڑائی لے کے یہ نہیں کہتا: "توبہ معاذ اللہ سونا دشوار ہوا" نہ اتنی سی سرزنش پر قناعت کرتا ہے ؎

سُن کے آواز مرے رونے کی جھنجھلا کے کہا
یا الٰہی اسے موت آئے یہ غارت ہو جائے

بلکہ کفن پھاڑ کے چلاتا ہے "پولیس! پولیس!!" نکلنے والے اپنی طرف حق آسائش کی اشاعت پر آنکھیں نکالتے دوڑتے ہیں اور پیر فق و مدارا نہیں کہتے۔ ؎

سودا تری فریاد سے آنکھوں میں کٹی رات
آئی ہے سحر ہونے کو ٹک تو کہیں مر بھی

جناب وصل صاحب اغراض و مقاصد کے ذیل میں فرماتے ہیں "کسی ادبی رسالے کا مقصد اگر محض زبان کی خدمت اور صرف نظم و نثر کے بہترین نمونوں کی اشاعت ہے تو وہ صحافت حاضرہ میں کسی اہم مرتبہ کا مستحق نہیں مانا جا سکتا" ہم کہتے ہیں کہ حضرت اسی کے تو لالے ہیں۔ ادبی رسالے اپنا پیٹ بھرنے کے لیے انھیں منشیوں کے محتاج ہیں جو ادائے مطلب میں صحیح الفاظ و معانی سے مستغنی ہیں اور اپنے قلم سے زبان پر ایسی خدمت کرتے رہتے ہیں کہ آج زبان بازاروں کو پہنچ گئی، خدا جانے آگے کیا گت بنے گی۔ ساری زندہ زبانیں جدید الفاظ بھی ایجاد کرتی ہیں دوسری زبانوں سے قرض بھی لیتی ہیں اجنبی زبانوں کے خیالات کی محاکات بھی کرتی ہیں مگر بگڑتی نہیں ہیں۔ ہم عربی فارسی کے ناول صحائف جرائد ناٹک اور مترجمہ مضامین برابر دیکھتے رہتے ہیں کسی زبان پر وہ آفت مستولی نہیں جو اردو پر ہے۔ بس یہ فقرہ کہ مرقع "اصلاح زبان کا علمبردار ہے اور قدیم و جدید انداز کی باہمی کشاکش کو فنا کرنا اسکا بہترین مقصد ہے" ایسے منشیوں کی نگاہوں میں خاروں کے کھٹکنے لگا جو اپنی بے راہ روی اور ادعائے ایجاد کی بدولت ناواقفوں کے نزدیک خدائے سخن بنے بیٹھے ہیں اور کورانہ تقلید کی دیا نے انکے ناقص ایجادات کا اثر اچھی طرح پھیلا دیا ہے۔ اسلیے کہ پہلا مقابلہ اس رزمگاہ میں انھیں منشیوں کے ساتھ کرنا پڑے گا۔ بغیر مقابلہ و مجادلہ اصلاح ممکن نہیں۔ مجادلہ ہی کا دوسرا نام "باہمی کشاکش" ہے جو فنا ہونے والی نہیں اگر یہ فانی ہوتی تو ہٹ دھرمی کا استیصال ہو جاتا۔

مرقع کے ابتدا میں انشا پردازوں کی فہرست ہے انکے پیچھے مرتبوں کی۔ مرتبوں میں سرے پر سبحان اللہ صاحب رئیس گورکھپور کا اسم اعظم نظر آتا ہے جس کو دیکھکر ہمیں "ثلاثیۃ العرب" کے بعض شعر یاد آگئے۔ واہ رے مربی جنکے قومی امارات ادبی صحائف آپ کی تربیت خاص سے بہرہ ور ہو گئے۔ اب مرقع صاحب پر مربے کھانے سے رنگ روغن دوڑ جائے گا۔ بہرحال "مرقع" ہو یا "گورکھپوری مربے" اسوقت اسکا پہلا نمبر زیر تبصرہ و تنقید ہے۔ یہ نمبر ہر اعتبار سے غنیمت ہے۔ لکھائی چھپائی ترتیب قابل پسند ہے اور مولوی شرر صاحب کے مضمون پر ("فارسی زبان اور اسکا علم ادب") جو تمہیدی نوٹ اڈیٹر صاحب نے لکھا ہے وہ بھروسا دلاتا ہے کہ جناب وصل حال کے غلط نویسوں کی رعایت نہ کرینگے۔ جناب وصل نے شرر صاحب کے اس بیخ کا جواب دیا ہے:-

"فردوسی نے اس تعصب کی بنیاد پر جو عربوں سے تھا

خاص طور پر کوشش کرکے فارسی سے عربی الفاظ کو نکالا جس کی وجہ سے اسکی زبان غیر مانوس اور مطالب مجاورہ ہوکر گذرگئی ۔

جاننے والے جانتے ہیں کہ موری تحریر بچارے فارسی زبان کیسی اُردو زبان اور اسکے محاورات سے بھی اچھی طرح واقف نہیں جب تک کہ الفاظ شاہنامہ کا ان کے سامنے رکھ دیا جائے تو بیچارے مشکل سے اسکے مطالب بیان کرسکیں گے ۔

انھوں نے دو مسلم الثبوت قدیم شاعروں کا قول جو یقیناً حضرت مفسر سے زیادہ فارسی زبان میں درک رکھتے تھے نقل کردیا ہے پہلے انوری کا یہ قطعہ ؎

آفرین بر روان فردوسی ۔ آن ہمایون نژاد فرخندہ
آن نہ استاد بود و ما شاگرد ۔ آن خداوند بود و ما بندہ

پھر نظامی کا یہ قول ؎

سخن گوے پیشینہ دانائے طوس ۔ کہ آراست روئے سخن چون عروس

معلوم ہوتا ہے کہ نظامی و انوری فارسی محاورات کے بگاڑنے اور بگاڑ دینے ہی کی تعریف و توصیف کر رہے ہیں ۔

مگر حضرت مفسر اصل فقرہ مذکورہ کے اخیری الفاظ کا جواب نہ دے سکے لیجئے :۔

"اُس کی (فردوسی) وقعت اتنی بڑی مثنوی لکھ دینے اور غلط سلط تاریخ عجم کے معلوم کردینے سے کی گئی اور کیجاتی ہے نہ اس لحاظ سے کہ اسکی فارسی اپنے زمانے میں یا کسی زمانے میں فصیح و بامحاورہ فارسی تھی ۔"

ہم کوئی طولانی جواب نہیں دینا چاہتے یار دُاس "کی جگہ "شرر" لکھ دو مثنوی کی جگہ منظومات ناول اور سب کے افسانہ لکھ دو فارسی کی جگہ اُردو لکھ دو تو پھر اس جملے کا مطلب بالکل واضح ہوجائے گا اور کہنہ مجلدات اور مہینے سرکرد گلزار نسیم اور الملک العقیم علی نقشہ کا مرقع آنکھوں کے نیچے پھرنے لگے گا ۔

خدا کرے کہ سر اقبال کا قول دورہ قدیم کا سرنامہ شگون نیک ہوجائے ۔

"تا تو بیدار شوی نالہ کشیدم ورنہ
عشق کاریست کہ بے آہ و فغان نیز کنند"

یہ پرچہ انگریزی مہینے کی ۵ تاریخ شائع ہوتا ہے ۔ پانچ روپیہ قیمت ہے ۔ دفتر مرقع نظیر آباد لکھنؤ سے مل سکتا ہے ۔

ہندو مسلم اتحاد پر لکھا خود مہاتما گاندھی کے نام یہ تحفہ علیگڑھ سے موصول ہوا ہے مولوی عبدالقدیر صاحب نے پہلے یہ مضمون ہدایت کے اندر قسط وار میں مسلسل چھپایا تھا اب مدلل و مکمل کتابی صورت میں شائع کیا ہے ۔ پہلے یہ مضمون اہل اسلام پر مقبول ہوا مگر اب آپ خود سمجھ سکتے ہیں ۔ تو تعجب ہے دیکھا جائے گا اس میں گاؤ کشی کی ضرورت پر مفصل بحث کی ہے ۔ سنسکرت کی کتابوں اور شاستروں سے حوالے پیش کئے ہیں جن سے گائے کی قربانی حق جائز نہیں بلکہ "مقدس قربانی" سمجھی جاتی ہے قربانی کی گائے دہلی پتلی بانجھ بیل بڑھیا نہیں بلکہ جوان فربہ صحیح ہوتی تھی اور اہتمام خاص سے ذبح کی جاتی تھی خیال ہے کہ زمانہ پیشین میں شاید قربانی کی کثرت اور حیرت انگیز شوق نے تارک اللحم فرقوں کا سنگ بنیاد رکھا ہو ۔ اس کتاب کے دیکھنے سے یہ بھی گمان ہوتا ہے کہ اس قربانی کی بدولت یقیناً عمدہ نسل کی بڑی گائیں ہندوستان سے مفقود ہوگئی ہونگی اور آج جس قسم کی شکایت ہندوؤں کو مسلمانوں سے ہے ویسی ہی شکایات تارک اللحم گوشت خوار ہندوؤں سے ہونگی ۔ یہ بات دوسری ہے کہ نوبت کشت و خون تک نہ پہنچی ہو ۔ بہر حال قربانی جیسا کہ کام ہی جسے عین ہندو نقطہ خیال سے بے تعصبانہ کا حق حاصل کرنا ہے اپنے مذہبی اصول و شریعت کی عیب نہیں لیکن ہم اسے اچھا نہیں سمجھتے کہ فاضل مصنف نے مہاتما گاندھی سے خطاب کیا ۔ وہ ہندوؤں کے کس طبقہ یا فرقے سے تعلق رکھتے ہیں ان کے سامنے ذبح گائے کے واقعات پیش کرنا مناسب نہ تھا اگر کتاب لکھنی ہی مقصود تھی تو مہاتما سے تعرض نہ کرتے کسی اور کو مخاطب کرلیتے ۔ اس ضمن میں مہاتما کے اقوال کا رد بھی ہوسکتا تھا بہر حال یہ تحفہ ہدیہ کا گلدستہ ہے ۔ یہ رسالہ کی خوشی میں دنیا کے سامنے پیش کیا گیا ہے لکھائی چھپائی کاغذ کے اعتبار سے اچھا ہے اور غالباً مولوی محمد مقتدی خان صاحب شیروانی متعلق مسلم یونیورسٹی علیگڑھ سے بے قیمت یا مفت مل سکے گا ۔

ابلیس کا خطبہ صدارت ۔ جو پنجاہ سالہ جوبلی کے موقع پر اس انجمن شیاطین کا فرش میں بمقام ... ہوا جو ہندوستانی شیاطین کا آل انڈیا سالانہ جلسہ تھا ۔

یہ خطبہ ... مردود شیطان الرجیم سے شروع ہوتا ہے معلوم نہیں کہ حضرت ابلیس علیہ ما علیہ نے یہ جملہ کیا بڑھا تو معلوم ہوا کہ کامل مسلم نے دعوات دیکھ کے ابتداء استعاذہ مناسب خیال کیا مسلمان تو اپنی ذات سے بچنے کے استعاذہ کرنے کے عادی ہیں کہتے ہیں نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا ۔

ابن جریر طبری شاعر عرب اتفاق سے دو بیتیں ... اور اس کے اخلاق نے ... شعر گوئی کا کہنا کہ کہ علی ذی جنۃ افرطتو احقی بہ زبان تیز میں اور ... کہا بہت جاؤ ... ہیں کلمہ یا لکلام ... (عرب میں مشہور ہے کہ شاعر کا ایک شیطان ہوتا ہے جس کی بنا پر غزل کے کہنا ... کا شیطان شہرت بات چیت کرتا ہے ۔ خطبہ بھی اُردو میں ہے جسے باعتبار ہند میں مروج ہونے کے ہندی بھی کہہ سکتے ہیں لیکن یہ نہیں معلوم کہ کس شاعر کا شیطان ہے ۔ حقیقت ہے کہ ہندوستانی ادیب سے کر سکتے ہیں ۔

ابلیس اس فقرہ کو نام لی جو شیاطین میں کا حیثیت عالی لیکن شیاطین میں اس وقت تیز آفت معلوم ہی نہیں ہوتا کہ حاضرین و خاطبین سب جن تھے یا انسان جلسے کی پوری روداد اس خطبہ سے قبل نہیں لکھی گئی کہ یہ کہ حضرت انسان کا حال کیا تھا ۔ وقت کیا تھا ۔ حاضرین کیسے تھے خاتا یہ ... کاتبین کی فروگذاشت ہے ۔

جو کچھ اس میں درج ہے اس پر ایک تفصیلی نظر شائع ہو نہیں کیجا سکتی ۔ اسلئے کہ اجمال سے پورے مطالب حل ہو سکتے ۔ مگر ہم تنا کہنے پر مجبور ہیں کہ حضرت ابلیس نے ستر عادت ... کذب و افترا ... اپنے خطبہ میں بہت کم کام لیا ہے یہ ضرور ایک عجیب بات ہے ممکن کہ انسانی عقل کی فتن میں یہ تحریف ہوگئی ہو ۔ مفصل ریویو کا انتظار کیجئے اور اس کتاب کو جو لکھائی چھپائی کے اعتبار سے اچھی خاصی صاف ستھری ہے ۔ سال نو کا تحفہ ۔ سمجھئے ۔ دوستان کیا خوب ہے جو یا نبی جان شیطان کی طرف سے یہ تحفہ بھی مقتدی خاں صاحب شیروانی ...

[illegible]

اصلی کوک شاستر یا بہار عیش

المعروف لذت النسا با تصویر ۴۴ آسن والا

یہ وہ کوک شاستر ہے جو آجکل ہر ایک کتب فروش سے مل سکتی ہے بلکہ وہ وزیر کشمیر کوک صاحب کے خاص الخاص بیاض کے پرانی کوک شاستر کا لفظ بلفظ ترجمہ ہے جسکو ابتک عام لوگوں کو کیا بڑے بڑے رؤسا کو بھی زیارت نصیب نہ ہوئی تھی۔ اسمیں وہ تمام باتیں درج ہیں جنکے جاننے کے لیے آپ سینکڑوں روپیہ برباد کرچکے ہیں۔ اور پھر بھی مطلب حاصل نہیں ہوا۔ یہ کتاب سوائے ہمارے دوسری جگہ ہرگز نہیں مل سکتی اس کتاب میں حسب دلخواہ مفید اور مخصوص مطلب کی باتیں درج ہیں۔ عورت و مرد کے متعلق ہر طرح کی پوشیدہ راز اور خاص حالتوں کی۔ عورت و مرد کی تصویریں...... ۴۴ بہترین آسن کا مفصل بیان علمی۔ مذہبی۔ اور علمی اصول درج ہیں جو بعد میں فلاسفی پر مبنی ہیں خفیہ دھرم اور ادھر تک سب ہیں۔ آج ہی منگا کر حسرت پوری کیجیے ورنہ ممکن ہے کہ پھر کبھی ایک جلد بھی باقی نہ رہے۔ اور سوائے افسوس کے کوئی چارہ نہ رہے گا۔ خبردار کیجیے غفلت میں نہ رہیے گا۔ قیمت فی جلد دو روپیہ محصول ۴ر علاوہ۔

ملنے کا پتہ۔ منیجر جنرل بک سپلائی کمپنی لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو کی۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ دمہ۔ پیٹ درد۔ دست۔ سنگرہنی۔ اطفال اور چھپانی کے امراض کے لیے خوش ذائقہ دوائی جو صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر دینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں۔

قیمت ۸ر ہر جگہ بکتا ہے

دودروغ کیسری بچے داد کو بلا جان کے بڑے کھونے والی لاثانی دوا قیمت ۸ر

بال سدھا بچوں کی کمزوری کو دور کرکے بدن کو مضبوط فربہ اور پھرتیلا بنانے والی میٹھی دوا قیمت ۱۲ر

ڈاک خرچ علحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب } بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اودھ چند اینڈ کو لکھنؤ

RESERVED.

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

منظوم سفرنامہ عراق

عجب دلچسپ نظم ہے منگائیے اور شاعر کی شاعرانہ شوخی سے فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی جلد ۶ر

ٹکٹ بھیجکر بھیجئے وی پی اور منی آرڈر جنٹلمینٹ ہے۔

المشتہر:۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ ۱۹۲۵ - ۲۴ء

کی چند مکمل جلدیں دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد سکے رمع محصولڈاک شائقین جلد طلب فرمائیں۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) نقد روپیہ پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

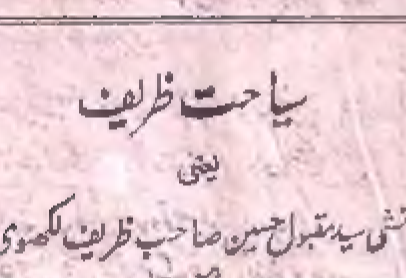
(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہونے تک پرچہ کی روانگی موقوف کردی جائیگی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائیگی۔

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا علاوہ خاص حالتوں کے بچا ہوا پرچہ واپس نہ لیا جائیگا۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

چند روز کے لیے عظیم الشان رعایت



سنہری کلائی کی گھڑیاں نصف قیمت پر دی جائیں گی چند روپیہ کا مال بہتر پیدا کیا جائے گا بشرطیکہ اس کے کہ آپ گھڑی خریدیں ہماری عرضداشت کو سن لیں کہ ہماری گھڑیاں بالکل نئے فیشن کی ہیں جو کلائی پر باندھی جاتی ہیں جن میں سوئٹزرلینڈ کی ساخت مشین نہایت ہی پائدار بنی ہوئی ہے۔ خوبصورت شیشہ اور نہایت ہی اطمینان بخش ہے ان کی ساخت اور خوبصورتی آپ کو پورا اطمینان دے گی کہ یہ بڑے لائق استاد کی بنی ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے ہر ایک امتحان میں پورا اتریں گی۔ شکل و شباہت میں سادہ گولڈ کی مانند ہیں اور صحیح وقت دیتی ہیں اس لیے یہ سب سے بہتر اور نہایت ارزاں ہیں۔

بڑی احتیاط کے ساتھ بھیجی جاتی ہیں اور تین سال کی گارنٹی بھی دی جاتی ہے۔ ہندوستان کے ہر حصہ میں برما اور سیلون وغیرہ میں بذریعہ وی پی ارسال کی جاتی ہیں ان کے ہمراہ ایک قسم مفت ملتا ہے۔

وسن واچ کمپنی بیلرڈ اسٹریٹ بمبئی